95216-کفالت کی غرض سے یتیم بچے کی نسبت کا مسئلہ

سوال

تقریبا چھ برس قبل میری شادی ہوئی لیکن ابھی تک اللہ تعالی نے مجھے اولاد کی نعمت سے نہیں نوازا، شادی سے قبل میری خواہش تھی کہ میں کسی یتیم بچے کو اپنے بچے کے ساتھ دودھ پلاؤں اور اس کی تربیت کروں، تاکہ مجھے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا درجہ حاصل ہو سکے، اب مجھے ایک یتیم بچے کو اپنی پرورش میں لینے کا موقع حاصل ہوا ہے، جو کہ میری بھابھی کا حمل ہے، اور وہ میرے خاوند کی بہن سے ہے تاکہ اس کے لیے شرعی رضاعت ثابت ہو سکے جو اسے میرے اور میرے خاوند اور خاندان کے لیے محرم بنا دے، میں نے مونہہ بولا بیٹا بنانے کی محرومیت کے متعلق سوچا لیکن میں ایک خلیجی عرب ریاست میں رہتی ہوں، جہاں اقامہ اور پاسپورٹ کا نظام ہے، اور یہ ادارے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ بچہ میرے پاس ہو اور اس کی نسبت کسی اور طرف اسی طرح میں اپنے ملک بھی جایا کرونگی جہاں کا قوانین اور نظام بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ بچہ کی نسبت میری طرف ہوئے بغیر میں رکھ سکوں، یہ ایک محال امر ہے، میرا سوال یہ ہے کہ :

ان مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی کو اپنا بیٹا بنانے میں شرعی حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ میرے اور خاوند کے خاندان والوں کو علم ہے کہ ہم بچہ لے کر آئینگے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو نیک و صالح اولاد سے نوازے جس سے آپ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں، اور وہ بچہ آپ کے لیے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی خوشنودی میں معاون ثابت ہو.

دوم :

اللہ تعالی کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے یتیم کی کفالت کرنے کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے، اور پھر اس میں اس یتیم کے لیے رحمت و شفقت اور احسان و دیکھ بھال بھی ہے.

رہا منہ بولا بیٹا بنانے کا مسئلہ تو اس کی حرمت آیت قرآنی سے صاف ظاہر ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور نہ ہی اللہ نے تمہارے لے پالک بچوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے، یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں، اللہ تعالی حق بات فرماتا ہے، اور وہ سیدھی راہ کی راہنمائی کرتا ہے، انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ، اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے، اور اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں}. الاحزاب (4–5).

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"کسی شخص کا جانتے ہوئے اپنی نسبت باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرنا کفر کے علاوہ کچھ اور نہیں، اور جس نے اپنی نسبت کسی اور قوم کی طرف کی جس میں سے وہ نہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3317) صحیح مسلم حدیث نمبر (61).

لے پالک بیٹا بنانے اور یتیم کی کفالت میں فرق کے لیے آپ سوال نمبر (5210) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم :

یتیم بچے کی نسبت آپ کے خاوند کی طرف کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ حرام کردہ تبنی یعنی منہ بولا بیٹا بنانے میں شامل ہوتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں وراثت وغیرہ میں کئی ایک خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اور یتیم کی کفالت کرنے میں آپ کی رغبت اس حرام کام کو مباح نہیں کر سکتی.

اس بنا پر اگر یتیم کی کفالت لے پالک اور متبنی یعنی منہ بولا بیٹا بنائے بغیر نہ ہوتی ہو اور اس میں آسانی نہ ہو سکے تو آپ صبر کریں، اور انتظار کریں کہ اللہ تعالی اس میں آسانی پیدا کر دے اور مشکل کو دور کرے، کیونکہ اللہ تعالی کے خزانے بھرے ہوئے ہیں.

اور ہر چیز اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے، اور جو شخص دروازہ مستقل طور پر کھٹکا تا رہے تو اس کے لیے وہ دروازہ کھل جاتا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو وہ اپنے فضل و کرم سے نوازے.

واللہ اعلم.